148807 ـ بیوی کے حمل ساقط کرانے کے بعد دی گئی طلاق واقع ہو گی یا نہیں ؟

سوال

میری ایک قریبی رشتہ دار لڑکی سے تقریبا دس برس قبل شادی ہوئی، وہ حاملہ تھی لیکن اس نے حمل ساقط ہوگیا، اس کے کچھ روز بعد ہمارے درمیان اختلاف پیدا ہو گیا، تو میں نے بیوی کو نفاس کی حالت میں ہی طلاق دے دی اور یہ تیسری طلاق تھی کیا مجھے رجوع کرنے کا حق حاصل ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

حمل ساقط ہونے کے بعد آنے والے خون کی دو حالتیں ہیں:

1 ـ اس حمل میں انسان کی خلقت واضح نہ ہوئی ہو، ت واس حالت میں حمل ساقط ہونے کے بعد آنے والا خون استحاضہ کہلائیگا، اس طرح عورت نہ تو نماز ترک کریگی اور نہ ہی روزے چھوڑے گی، اور اس حالت میں دی گئی طلاق بھی واقع ہو جائیگی، کیونکہ وہ پاک اور طاہر عورتوں کے حکم میں ہے.

2 ـ اس حمل میں انسان کی خلقت واضح ہو چکی ہو تو اس صورت میں آنے والا خون نفاس کا خون ہو ہے.

اسی ویب سائٹ پر سوال نمبر (37784) اور (131275) اور (45564) کے جوابات میں انسان کی خلقت کے متعلق تفصیل سے بات کی گئی ہے آپ ان جوابات کا مطالعہ کریں.

دوم:

جب کوئی شخص اپنی بیوی کو نفاس کی حالت میں طلاق دے تو کیا یہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں ؟

اس میں اختلاف پایا جاتا ہے، جمہور علماء کرام کے ہاں یہ طلاق واقع ہو جائیگی، لیکن بعض اہل علم کہتے ہیں کہ نفاس کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی، جس طرح کہ حائضہ عورت کو طلاق واقع نہیں ہوتی، اور یہی اختیار کردہ قول ہے، آپ اس سلسلہ میں سوال نمبر (146967) کے جواب کا مطالعہ کریں.

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" اللہ سبحانہ و تعالی نے مشروع كيا ہے كہ عورت كو نفاس اور حيض سے پاكی كی حالت ميں طلاق كی جائے، اور پھر اس طہر ميں بيوی سے ہم بستری بھی نہ كی گئی ہو، تو اس طہر ميں دی گئی طلاق شرعی طلاق ہوگی.

اس ليے اگر عورت كو حيض يا نفاس كی حالت ميں يا پھر اس طہر جس ميں جماع كياگيا ہو طلاق دی جائے تو يہ طلاق بدعی كہلاتی ہے، اور علماء كرام كے صحيح قول كے مطابق يہ طلاق واقع نہيں ہوگی.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالی كا فرمان ہے:

اے نبی (صلی اللہ عليہ وسلم) جب آپ عورتوں كو طلاق ديں تو انہيں ان كی عدت كے آغاز ميں طلاق ديں الطلاق (1).

معنی يہ ہے كہ: وہ جماع كے بغير پاك ہوں، اہل علم نے انہيں عدت كے ليے طلاق كے بارہ ميں يہی كہا ہے، كہ وہ جماع كے بغير پاك ہو، يا پھر حاملہ ہوں تو طلاق كی عدت يہ ہے " انتہی

ديكھيں: فتاوی الطلاق (44).

اور مستقل فتوی كميٹی كے فتاوی جات ميں درج ہے:

طلاق بدعی كی كئی ايك انواع ہيں: ايك يہ كہ مرد اپنی بيوی كو حيض يا نفاس كی حالت ميں، يا پھر اس طہر ميں جس ميں بيوی سے جماع كيا گيا ہو طلاق دے، صحيح يہی ہے كہ يہ طلاق واقع نہيں ہوگی " انتہی

ديكھيں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلميۃ والافتاء (20 / 58).

اوپر جو كچھ بيان ہوا ہے اس كی بنا پر يہ ہے كہ:

اگر آپ كی بيوی نے بچے كی خلقت واضح ہو جانے كے بعد حمل ساقط كروايا تو آپ نے اسے نفاس كی حالت ميں طلاق دی، اور راجح قول كے مطابق حالت نفاس ميں دی گئی طلاق واقع نہيں ہوتی، جيسا كہ اوپر بيان كيا گيا ہے.

اس بنا پر يہ طلاق شمار نہيں كی جائيگی، اور آپ كو رجوع كرنے كا حق حاصل ہے.

ليكن اگر خلقت واضح نہيں ہوئی تھی اور بيوی نے حمل ساقط كروا ديا تو اس سے آنے والا خون استحاضہ كا خون ہے اور استحاضہ والی عورت كو دی گئی طلاق واقع ہو جاتی ہے.

واللہ اعلم .